

کتابِ دانیال - نمبر چوں

آخری ایام کی نقاب کشائی: دانیال کی فہم و ادراک کی جستجو

Jeff Pippenger

2024-01-18

ہم نے حال ہی کے ایک مضمون کا اختتام Prophets and Kings کے ایک اقتباس پر کیا تھا، جہاں سسٹر واٹ نے بیان کیا کہ دانیال یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ "یرمیاہ کے ذریعے جس کی پیش گوئی کی گئی تھی اُس ستر برس کی اسیری کا تئیس سو برسوں سے کیا تعلق ہے، جن کے بارے میں اُس نے رویا میں ایک آسمانی فرستادہ کو یہ اعلان کرتے سنا تھا کہ خدا کے مقدس کی تطہیر سے پہلے وہ گزر جائیں گے۔"

ایک اور رویا کے ذریعے مستقبل کے واقعات پر مزید روشنی پڑی؛ اور اسی رویا کے اختتام پر دانی ایل نے یہ سنا کہ 'ایک قدوس بول رہا تھا، اور دوسرے قدوس نے اُس مخصوص قدوس سے جو بول رہا تھا کہا، یہ رویا کب تک کی ہے؟' دانی ایل 8:13۔ جو جواب دیا گیا، 'دو ہزار اور تین سو دن تک؛ پھر مقدس کی تطہیر ہوگی' (آیت 14)، اس نے اسے سخت الجھن میں ڈال دیا۔ اس نے بڑی earnestness سے اس رویا کے معنی معلوم کرنے کی کوشش کی۔ وہ یہ سمجھ نہ سکا کہ یرمیاہ کے ذریعے پیش گوئی کیے گئے ستر برس کی اسیری کا تعلق ان تئیس سو برسوں سے کیا ہے جن کے بارے میں اس نے رویا میں آسمانی ہستی کو یہ اعلان کرتے سنا کہ خدا کے مقدس کی تطہیر سے پہلے وہ گزر جائیں گے۔ فرشتہ جبرائیل نے اسے جزوی تعبیر دی؛ تاہم جب نبی نے یہ الفاظ سنے کہ 'یہ رویا ... بہت سے دنوں تک کی ہے' تو وہ بے ہوش ہو گیا۔ وہ اپنے تجربہ کے بارے میں یوں بیان کرتا ہے: 'میں، دانی ایل، بے ہوش ہو گیا اور کچھ دن بیمار پڑا رہا؛ پھر میں اٹھ کھڑا ہوا اور بادشاہ کی خدمت انجام دی؛ اور میں اس رویا پر حیران تھا، مگر کوئی اسے سمجھ نہ سکا۔' آیات 26، 27۔ انبیا اور بادشاہ، 553، 554۔

میلراٹس اُس بنیادی پیغام کی مکمل سمجھ تک کبھی نہ پہنچے جس کا وہ اعلان کرتے تھے۔ جب وہ وقت آیا کہ یہوداہ کے قبیلے کے شیر نے 'سات زمانے' کے بارے میں مزید معلومات فراہم کرنا چاہا، تو وہ لاودکیہ کی حالت میں آ گئے، اور سات برس بعد 'سات زمانے' کی روشنی کو کلی طور پر رد کر دیا۔ وہ ستر برس اور دو ہزار تین سو برس کے پورے باہمی ربط کو کبھی نہ دیکھ سکے، جسے دانی ایل نے سمجھنے کی دل لگا کر جستجو کی تھی۔ دانی ایل آخری دنوں کے خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

زمین کا اپنے سبت منانا اُس عہد کا حصہ تھا جو قدیم اسرائیل کو دیا گیا تھا، جس میں ہر ساتویں سال زمین کے آرام کا حکم شامل تھا۔ اس عہد میں سات سال کے چکر کو سات مرتبہ دہرانا شامل تھا۔ اس میں جشنِ یوبیل کے موقع پر، سات سات سال کے سات چکروں (انچاس سال) کے اختتام پر املاک اور غلاموں کی رہائی اور بحالی بھی شامل تھی۔ یہودی ان عہد کے اصولوں کی نافرمانی کرتے رہے، اور تواریخ ایام دوم میں یہ واضح کیا گیا کہ نبی یرمیاہ کے بیان کردہ اسیری کے ستر سال پہلے کے چار سو نوے سال کی بغاوت کی نمائندگی کرتے تھے۔ چار سو نوے برسوں میں، اگر قدیم اسرائیل نے عہد کی ان ہدایات پر عمل کیا ہوتا جیسا کہ لاویوں باب پچیس میں بیان ہے، تو ایسے کل ستر سال ہوتے جن میں زمین نے آرام کیا ہوتا۔ ایک بائبل سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے، اور تین سو ساٹھ دن کو سات سے ("سات گنا") ضرب دینے سے پچیس سو بیس دن بنتے ہیں۔

ستر سال زمین کے آرام کے ساتھ بالکل مربوط ہیں، اور یہ تعلق "سات گنا" کے ساتھ بھی بالکل مربوط ہے۔ دانی ایل "ستر سال کی جلاوطنی" کے "خدا کے مقدس کی تطہیر سے پہلے" والے "تئیس سو سال" سے "تعلق سمجھنے" کی کوشش کر رہا تھا۔ لہذا وہ "chazon" والی رویا اور "mareh" والی رویا کے

باہمی تعلق کو سمجھنا چاہتا تھا۔ اس تعلق کو سمجھنا ناممکن ہے جب تک احبار پچیس اور چھبیس میں زمین کے آرام کو، اور یرمیاہ کے بیان کردہ ستر سال کی جلاوطنی کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اگر آپ یہ نہیں مانتے کہ "سات گنا" دو ہزار پانچ سو بیس سال کی ایک نبوتی مدت کی نمائندگی کرتا ہے، تو آپ اپنے آپ کو ان لوگوں میں شمار ہونے سے خارج کر لیتے ہیں جن کی نمائندگی آخری دنوں میں دانی ایل کرتا ہے۔ ملیرائٹس یہ مانتے تھے کہ "سات گنا" ایک وقتی نبوت تھی، مگر ایڈونٹزم اب ایسا نہیں مانتا۔

دانی ایل بھی، تمام نبیوں کی طرح، دنیا کے آخر میں خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے، اور دانی ایل کی اس خواہش کے بارے میں سسٹر وائٹ کے تبصرے کہ وہ ستر برس ("سات اوقات") اور دو ہزار تین سو برس کے تعلق کو سمجھ لے، اس خواہش کی نمائندگی کرتے ہیں جو آخری ایام میں خدا کے لوگوں میں ہونی چاہیے۔ جیسا کہ پچھلے مضامین میں بیان کیا جا چکا ہے، 1843 اور 1850 کے چارٹس پر پیش کی گئی کوئی بھی حقیقت ایسی نہیں جو سسٹر وائٹ کی تحریروں میں براہ راست (بار بار) تائید نہ پاتی ہو۔

آخری ایام کی نصف شب کی پکار میں ملر کے جواہرات دس گنا زیادہ چمکیں گے، اور یوں یہ جواہرات ایڈونٹ ازم کی کنواریوں کے لیے آخری آزمائش کی نمائندگی کریں گے۔ یہ جواہرات وہ بنیادی سچائیاں ہیں جو حقوق کی تختیوں پر ظاہر کی گئی تھیں، اور وہ جواہرات جو ایک صندوقچے میں تھے اور ملر کے کمرے کے وسط میں رکھی ہوئی ایک میز پر رکھے گئے تھے۔ بنیادی آزمائش ہی آخری آزمائش ہے، اور اسی طرح روح نبوت کا اختیار بھی آخری آزمائش ہے۔ بنیادی سچائیوں کو رد کرنا، جنہیں ملر کے خواب میں جواہرات کے طور پر پیش کیا گیا تھا، بیک وقت روح نبوت کو رد کرنے کے مترادف ہے۔

شیطان کا بالکل آخری فریب یہ ہوگا کہ وہ روح خدا کی گواہی کو بے اثر کر دے۔ 'جہاں رویا نہیں، وہاں لوگ ہلاک ہوتے ہیں' (امثال 29:18)۔ شیطان بڑی ہوشیاری سے، مختلف طریقوں سے اور مختلف وسائط کے ذریعے، خدا کے بقیہ لوگوں کے سچی گواہی پر اعتماد کو متزلزل کرنے کے لیے کام کرے گا۔ وہ گمراہ کرنے کے لیے جعلی رویا لائے گا اور جھوٹ کو سچ کے ساتھ ملا دے گا، اور لوگوں کو اس قدر متنفر کر دے گا کہ وہ ہر اس چیز کو جو رویا کے نام سے موسوم ہو، جنونیت کی ایک قسم سمجھیں؛ لیکن ایماندار نفوس جھوٹ اور سچ کا مقابلہ کر کے ان میں تمیز کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ منتخب پیغامات، جلد 2، صفحہ 78۔

ہم اب 1798 سے 1844 تک میلرٹس کی تاریخ میں علم میں جو اضافہ ہوا، اس پر بات کر رہے ہیں، مگر ہم یہ بھی واضح کر رہے ہیں کہ اگرچہ میلرٹس اپنی نبوتی تطبیقات میں درست تھے، وہ اس تاریخی پس منظر کی حدود میں محدود تھے جس میں انہیں برپا کیا گیا تھا۔ ہم اب آخری ایام میں ہیں، اور ایڈونٹسٹ تحریک کی آخری نسل (چوتھی) میں۔ اس دور میں، ایڈونٹسٹ تحریک روایات اور رسوم (جعلی جواہرات) میں اس قدر رچا بسا دی گئی ہے کہ اسے اب معلوم ہی نہیں رہا کہ بنیادی سچائیاں کیا تھیں۔ ان سچائیوں کے بارے میں لاعلمی ایڈونٹسٹ تحریک کو ان کی اہمیت سمجھنے سے روکتی ہے، اور انہیں محفوظ رکھنے اور صیانت کے بار بار دیے گئے احکام کو بے معنی بنا دیتی ہے۔

دریائے اولائی کی رویا کی جبرائیل کی تعبیر میں مزید آگے بڑھنے سے پہلے، ہم بنیادی سچائیوں اور روح نبوت کے اختیار سے متعلق چند نکات پر گفتگو کریں گے۔ معاصر الہیات دان استدلال کرتے ہیں کہ درج ذیل عبارت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بائبل میں وقت کی سب سے طویل نبوت دو ہزار تین سو سال ہے۔

'بادشاہی کی خوشخبری' کی منادی کرنے والے شاگردوں کو مسیح کی پہلی آمد کے وقت جو تجربہ ہوا، اس کی نظیر ان لوگوں کے تجربے میں ملتی ہے جنہوں نے اس کی دوسری آمد کا پیغام سنایا۔ جس طرح شاگرد منادی کرتے ہوئے نکلے کہ 'وقت پورا ہو گیا ہے، خدا کی بادشاہی نزدیک ہے،' اسی طرح ملر اور اس کے رفقاء نے اعلان کیا کہ بائبل میں پیش کی گئی طویل ترین اور آخری نبوتی

مدت ختم ہونے کو تھی، کہ عدالت نزدیک تھی، اور ابدی بادشاہی قائم کی جانے والی تھی۔ وقت کے بارے میں شاگردوں کی منادی دانی ایل باب 9 کے ستر ہفتوں پر مبنی تھی۔ ملر اور اس کے رفقا کے دیے گئے پیغام نے دانی ایل 8:14 کے 2300 دنوں کے خاتمے کا اعلان کیا، جن میں ستر ہفتے شامل ہیں۔ دونوں کی منادی اسی عظیم نبوتی مدت کے مختلف حصوں کی تکمیل پر مبنی تھی۔

ابتدائی شاگردوں کی طرح، ولیم ملر اور اس کے ساتھیوں نے بھی خود اس پیغام کی اہمیت کو، جو وہ لے کر چل رہے تھے، پوری طرح نہ سمجھا۔ کلیسیا میں مدتوں سے رائج غلطیوں نے انہیں نبوت کے ایک اہم نکتے کی درست تعبیر تک پہنچنے سے روک دیا۔ چنانچہ اگرچہ انہوں نے وہ پیغام جسے خدا نے انہیں دنیا تک پہنچانے کے لیے سونپا تھا، اس کی منادی کی، تو بھی اس کے معنی کی غلط فہمی کے باعث انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ عظیم تنازعہ، 351۔

اس عبارت میں کہا گیا ہے کہ، "ملر اور اس کے ساتھیوں نے اعلان کیا کہ بائبل میں پیش کی گئی سب سے طویل اور آخری نبوی مدت عنقریب ختم ہونے والی تھی"، اور علمائے الہیات دعویٰ کرتے ہیں کہ سب سے طویل اور آخری نبوی مدت دو ہزار تین سو سال ہے۔ وہ مزید دعویٰ کرتے ہیں کہ یہی وہ چیز ہے جس کی نشان دہی سیسٹر وائٹ اس عبارت میں کر رہی ہیں، کیونکہ ان کے بقول وہ براہ راست دو ہزار تین سو سال کی مدت ہی کا ذکر کر رہی ہیں۔ انہیں ستر برس اور دو ہزار تین سو برس کی مدت کے کسی باہمی تعلق کا شعور نہیں۔ وہ اس روشنی سے بھی بے خبر ہیں جسے دانی ایل سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایلن وائٹ ملیرائٹ تحریک کی پیروکار تھیں، اور وہ 1843 کے پائیونیر چارٹ پر درج کیے گئے پیغامات سے واقف تھیں، نیز 1850 کے اس پائیونیر چارٹ سے بھی جو ایف۔ ڈی۔ نکولز نے شائع کیا تھا۔ 1850 کا چارٹ، جو نکولز نے تیار کیا، عین اسی وقت نکولز کے گھر میں ترتیب دیا گیا جب جیمز اور ایلن وائٹ نکولز کے ساتھ رہ رہے تھے۔ بائبل میں سب سے طویل نبوتی عرصہ، جو ان دونوں چارٹوں میں دکھایا گیا ہے، دو ہزار تین سو سال نہیں، بلکہ احبار باب 26 کے "سات زمانے" ہیں۔

یہ کہنا کہ پچھلی عبارت میں دو ہزار تین سو برس کو سب سے طویل اور آخری نبوی مدت کے طور پر الہامی طور پر متعین کیا گیا ہے، بہن وائٹ کی تحریروں کو آپس میں متناقض بنا دیتا ہے۔ اگر وہ اس عبارت کے بارے میں وہی مانتی تھیں جو علمائے الہیات دعویٰ کرتے ہیں، تو پھر اس کا کیا مطلب ہے جب وہ ان چارٹوں کی تائید کرتی ہیں جو 'سات اوقات' کی حمایت کرتے ہیں؟

"میں نے دیکھا ہے کہ 1843 کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی راہنمائی میں تیار کیا گیا تھا، اور یہ کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے؛ اور یہ کہ اعداد و شمار ویسے ہی تھے جیسے وہ چاہتا تھا؛ اور یہ کہ اُس کا ہاتھ بعض اعداد میں ایک غلطی پر محیط تھا اور اُسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھا، تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے، یہاں تک کہ اُس کا ہاتھ ہٹا لیا گیا۔" Early Writings, 74.

جو لوگ اپنی روایات اور کہانیوں کا دفاع کرنا چاہتے ہیں، وہ یہ دلیل دے سکتے ہیں کہ 1843 کے چارٹ پر موجود "سات وقت" کی غلطی پر خداوند نے اپنا ہاتھ رکھے رکھا، یہاں تک کہ اس نے بعد میں کسی وقت اپنا ہاتھ ہٹا دیا۔ اس مفروضے کا مسئلہ یہ ہے کہ سیسٹر وائٹ نے واضح کیا کہ خداوند نے ارقام سے اپنا ہاتھ کب ہٹایا؛ خداوند نے 22 اکتوبر 1844 سے پہلے، پہلی مایوسی کے فوراً بعد، اپنا ہاتھ ہٹا لیا تھا۔ اس واقعے کے بارے میں اپنی گواہی میں وہ اس غلطی کی نشاندہی کرتی ہیں جس کی اصلاح کی گئی، اور یہ واضح ہے کہ وہ غلطی "سات وقت" نہیں تھی۔

"وہ وفادار مگر مایوس لوگ جو یہ سمجھ نہ سکے کہ ان کا خداوند کیوں نہ آیا، اندھیرے میں نہیں چھوڑے گئے۔ انہیں پھر اپنی بائبلوں کی طرف رہنمائی کی گئی تاکہ نبوتی مدتوں کی تحقیق کریں۔ اعداد و شمار پر سے خداوند کا ہاتھ ہٹا لیا گیا، اور غلطی کی وضاحت کر دی گئی۔ انہوں نے دیکھا کہ نبوتی مدتیں 1844 تک پہنچتی ہیں، اور وہی شواہد جنہیں انہوں نے یہ دکھانے

کے لیے پیش کیا تھا کہ نبوتی مدتیں 1843 میں ختم ہو جاتی ہیں، ثابت کرتے تھے کہ وہ 1844 میں اختتام پذیر ہوں گی۔" ابتدائی تحریرات، 237۔

جب خداوند کا ہاتھ "حسابات سے ہٹا لیا گیا، اور غلطی واضح کر دی گئی،" تو انہوں نے یہ پہچانا کہ وہی شہادت جو انہوں نے یہ دکھانے کے لیے پیش کی تھی کہ نبوتی ادوار 1843 میں ختم ہوتے ہیں، یہی ثابت کرتی تھی کہ وہ 1844 میں اختتام پذیر ہوں گے۔" وہ نبوتی ادوار جن کے بارے میں ابتدا میں سمجھا گیا تھا کہ وہ 1843 میں ختم ہوتے ہیں، 1843 کے چارٹ پر نمایاں ہیں، اور یہی وہ چارٹ تھا جسے تین سو ملرائٹ مبلغین میں سے ہر ایک استعمال کرتا تھا۔ اس چارٹ پر دکھائے گئے وہ نبوتی ادوار جن کا اختتام 1843 بتایا گیا تھا، یہ تھے: دانی ایل باب 8، آیت 14 کے دو ہزار تین سو سال، احبار باب 26 کے پچیس سو بیس سال، اور دانی ایل باب 12 کے تیرہ سو پینتیس سال۔ پہلی مایوسی کے بعد خداوند نے اس غلطی سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا، اور ملرائٹس نے پہچانا کہ وہی شہادت جو 1843 میں نبوتی ادوار کے اختتام کی نشان دہی کرتی تھی، دراصل یہ ثابت کرتی تھی کہ وہ ادوار 1844 میں ختم ہوئے۔

۱۸۵۰ کا چارٹ ۱۸۵۰ میں تیار کیا گیا، اور جنوری ۱۸۵۱ میں فروخت کے لیے پیش کیا گیا۔ ایلن وائٹ نے لکھا کہ یہ چارٹ کتاب حقوق کی تکمیل بھی تھا، جیسا کہ انہوں نے ۱۸۴۳ کے چارٹ کے بارے میں بھی لکھا تھا۔ وہ چارٹ سب سے طویل نبوتی مدت کی نمائندگی بھی احبار باب چھبیس کے "سات گنا" کے طور پر کرتا تھا۔

"میں نے دیکھا کہ بھائی نکولز کے ذریعے چارٹ کی اشاعت میں خدا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس چارٹ کی بابت بائبل میں ایک نبوت ہے، اور اگر یہ چارٹ خدا کے لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے، اگر یہ ایک کے لیے کافی ہے تو دوسرے کے لیے بھی ہے، اور اگر ایک کو بڑے پیمانے پر نیا چارٹ تیار کرایا جانا درکار تھا، تو سب کو بھی اتنی ہی ضرورت ہے۔" Manuscript Releases, جلد 13، 359۔

یہ دعویٰ کرنا کہ سسٹر وائٹ کا اس حقیقت کا حوالہ کہ ملرائٹس نے "بائبل میں پیش کی گئی سب سے طویل اور آخری نبوی مدت عنقریب ختم ہونے والی تھی" کا اعلان کیا تھا، درست ہے، کیونکہ انہوں نے واقعی ایسا ہی کیا تھا۔ یہ کہنا کہ "سب سے طویل" "نبوی مدت" دو ہزار تین سو سال ہے، سسٹر وائٹ کی گواہی کو خود اس کے خلاف اور تاریخی ریکارڈ کے خلاف موڑ دیتا ہے۔ اس افسانے پر ایمان لانا جھوٹ پر ایمان لانا ہے، اور آخری دنوں میں جو لوگ جھوٹ کو ماننے کا انتخاب کرتے ہیں، وہ اس لیے کرتے ہیں کہ وہ سچائی سے محبت نہیں کرتے۔

یسوع مسیح نے صلیب کے دکھ سے گزرنے کے لیے اپنے آپ کو کسی قسم کی الہی حسی کے ذریعے معجزانہ طور پر سن نہیں کر لیا تھا۔ یسوع مسیح نے الہی نوعیت کا دکھ اٹھایا، جو اس کی مخلوق میں سے کسی کی برداشت سے کہیں بڑھ کر تھا۔ تاہم انسان کو اس کی صورت پر پیدا کیا گیا، اور الہام بتاتا ہے کہ انسان کو اسی طرح غالب آنا ہے جیسے وہ غالب آیا۔ جس چیز نے یسوع مسیح کو صلیب کے دکھ برداشت کرنے کے قابل بنایا، وہ ایک ایسی صفت تھی جو ان کے پاس تھی، اور وہ صفت انسان کے پاس بھی ہے۔

یسوع پر نگاہیں مرکوز رکھتے ہوئے، جو ہمارے ایمان کا بانی اور اسے کامل کرنے والا ہے؛ جس نے اپنے آگے رکھی ہوئی خوشی کی خاطر صلیب کو برداشت کیا، شرمندگی کو حقیر جانا، اور خدا کے تخت کے دائیں ہاتھ بیٹھ گیا ہے۔ عبرانیوں 12:1۔

یسوع نے صلیب کی تکالیف اس لیے برداشت کیں کہ اس کے پیش نظر ایک مقصد تھا، اور ہم چونکہ اس کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں، اس لیے ہم ایسے وجود ہیں جو مقاصد سے تحریک پاتے ہیں۔ یہ ہماری سرشت کا حصہ ہے۔ اگر ہمیں یہ باور کرا دیا گیا ہے کہ ایڈونٹ ازم کی بنیادوں کو سمجھنا غیر اہم ہے، تو ہمیں اسی کام کے لیے کوئی محرک باقی نہیں رہے گا۔ لاودیکیائی حالت پر قابو پانے کے لیے روح القدس جو واحد الہی محرک پیدا کر سکتا ہے وہ سچائی سے محبت ہے۔ سچائی سے محبت کا امتحان ان آسان

رسم و رواج اور روایتوں کی دستیابی سے ہوگا جو ہمارے کھجالتے کانوں کو تسکین دینے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ اگر ہم اپنی لاوڈیکائی آسائش میں خود سچائی کو سمجھنے کی کوئی خواہش نہ رکھیں تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ آج ایڈونٹ ازم اسی مقام پر کھڑا ہے۔

دانی ایل آخری ایام میں خدا کی قوم کے اُن لوگوں کی ایک مثال ہے جو نبوتی کلام کے وسیلے سے ستر سالہ اسیری اور دو ہزار تین سو سالہ پیشگوئی کے درمیان تعلق کو سمجھنے کی جستجو کر رہے ہیں۔ دو ہزار تین سو سالہ پیشگوئی کو سب سے طویل اور آخری نبوتی مدت قرار دینا ایڈونٹسٹ ایمان کے بنیادی حقائق کو رد کرنا ہے، اور بیک وقت روح نبوت کے اختیار کو بھی رد کرنا ہے۔ یہ دعویٰ کرنا کہ جب ملر کے پیروکاروں نے سب سے طویل اور آخری نبوتی مدت پیش کی تو وہ دو ہزار تین سو سال تھے، تاریخی ریکارڈ کو رد کرنا ہے۔

"ہمیں مستقبل سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں، سوائے اس کے کہ ہم اُس راہ کو بھول جائیں جس میں خداوند نے ہماری راہنمائی کی ہے، اور ہماری گزشتہ تاریخ میں اُس کی تعلیم کو۔" Life Sketches, 196

جبرائیل دانی ایل کو "mareh" اور "chazon" دونوں رویاؤں کی فہم دینے آیا اور اس نے دانی ایل کو ہدایت کی کہ وہ ذہنی طور پر ان دونوں رویاؤں کو الگ رکھے، اگرچہ ظاہر تھا کہ ان کے درمیان نبوتی تعلق تھا۔ اس رویا میں بائبل کی نبوت کے باب سات اور آٹھ میں بیان کردہ سلطنتیں شامل تھیں، جو باب دو میں انہی سلطنتوں کی تکرار اور توسیع تھیں۔ اس معلومات میں آسمانی مکالمہ بھی شامل تھا، جس میں ایک رویا کو خدا کے مقدس اور اس کی قوم کی پامالی کے طور پر پیش کیا گیا تھا اور دوسری رویا کو قوم اور مقدس کی بحالی کے کام کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔

جب جبرائیل نے تعبیر پیش کی، جو بالآخر اس پیغام کا محور بن گئی جس کا اعلان میلرائٹس نے کیا، تو دو رویاؤں کے درمیان ایک ربط موجود تھا، جس پر اُن لوگوں کو توجہ دینی چاہیے جو تعبیر کو ذہنی طور پر الگ کرنے کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ امتیازات میں سے ایک اُن دو الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے جن دونوں کا ترجمہ "determined" کیا جاتا ہے۔

ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر کے لیے مقرر کیے گئے ہیں تاکہ سرکشی کا خاتمہ کیا جائے، گناہوں کا خاتمہ کیا جائے، بدی کے لیے کفارہ دیا جائے، ابدی راستبازی قائم کی جائے، رویا اور نبوت پر مہر لگائی جائے، اور قدس اقداس کا مسح کیا جائے۔ پس جان لے اور سمجھ کہ یروشلیم کو پھر بحال کرنے اور اسے تعمیر کرنے کے حکم کے نکلنے سے لے کر مسیح رئیس تک سات ہفتے اور باسٹھ ہفتے ہوں گے؛ اس دوران گلی دوبارہ بنے گی اور فصیل بھی، بلکہ تنگی کے ایام میں۔ اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح کاٹا جائے گا، لیکن اپنے لیے نہیں؛ اور آنے والے ایک رئیس کی قوم شہر اور مقدس کو برباد کر دے گی؛ اور اس کا انجام سیلاب کی مانند ہوگا، اور جنگ کے آخر تک ویرانیاں مقرر ہیں۔ اور وہ ایک ہفتہ کے لیے بہتوں کے ساتھ عہد کو مضبوط کرے گا؛ اور اس ہفتہ کے وسط میں وہ قربانی اور ہدیہ بند کر دے گا؛ اور مکروہات کے پھیلاؤ کے سبب وہ ویرانی کرے گا، یہاں تک کہ تکمیل ہو جائے، اور جو مقرر ہے وہ ویران پر انڈیلا جائے۔ دانی ایل 27:9-24.

ستر ہفتے (چار سو نوے سال) قوم اور مقدس شہر پر مقرر کیے گئے ہیں۔ جس لفظ کا ترجمہ "مقرر" کیا گیا ہے اس کا مطلب "کاٹ کر الگ کرنا" ہے، اور یہ لفظ یہودیوں اور یروشلم کے لیے ایک مدت یا مہلت آزمائش کی نشان دہی کرتا ہے۔ یہ بغاوت کی اس مدت کی بھی نمائندگی کرتا تھا جس نے یروشلم کی تباہی اور ستر برس کی اسیری کو جنم دیا۔ پھر چار سو نوے سال "مقرر" کیے گئے، جن کی ابتدا تیسرے فرمان سے ہوئی۔ بغاوت کے پہلے چار سو نوے سالوں نے بخت نصر کے تین حملوں، بالآخر یروشلم کی تباہی، اور حقیقی بابل میں حقیقی اسرائیل کی ستر برس کی پراگندگی اور اسیری کو جنم دیا۔

پہلے فرمان نے اسیری کے خاتمے اور یروشلم کی تعمیر نو کے کام کے آغاز کی نشان دہی کی۔ تیسرے فرمان نے تئیس سو برس کے آغاز کی نشان دہی کی۔ پہلے فرشتے کی آمد نے روحانی بابل میں روحانی اسرائیل کی بارہ سو ساٹھ برس کی اسیری کے خاتمے کی نشان دہی کی، اور اس نے چھیالیس برس کے ایک دور کے آغاز کی بھی نشان دہی کی، جب مسیح نے ملرائٹس کو اسیری سے نکلنے اور ایک روحانی بیکل قائم کرنے کے لیے استعمال کیا۔

وہ لفظ جس کا ترجمہ آیات چھبیس اور ستائیس میں دو بار "determined" کیا گیا ہے، "charats" ہے، اور اس کے معنی "زخمی کرنا" اور "ایک فرمان" ہیں۔ نبوی طور پر یہ "فرمان" ہوا تھا کہ پاپائیت کو پہلے غضب کے اختتام پر ایک جان لیوا "زخم" ملے گا۔ یہی وہ لفظ ہے جو دانی ایل باب گیارہ، آیت چھتیس میں استعمال کرتا ہے۔

اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کرے گا؛ وہ اپنے آپ کو سربلند کرے گا اور ہر معبود سے بڑھ کر اپنے آپ کو بڑا ٹھہرائے گا، اور خداؤں کے خدا کے خلاف حیرت انگیز باتیں کہے گا، اور جب تک قہر پورا نہ ہو جائے کامیاب رہے گا، کیونکہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ دانی ایل 11:36

آیت چھتیس میں، "بادشاہ" سے مراد پاپائیت ہے۔ پاپائیت کو 1798 تک عروج حاصل رہنے والا تھا، جب اسے "مہلک زخم" لگا۔ تب پہلا "قہر" پورا ہونا تھا، کیونکہ اس "قہر" کے بارے میں "ٹھہرایا" گیا تھا (حکم دیا گیا تھا) کہ وہ "ہو" جائے۔ اسرائیل کی شمالی بادشاہی کے خلاف پہلے قہر کے اختتام پر، جو 723 قبل مسیح میں شروع ہوا اور 1798 میں ختم ہوا، پاپائیت کو "مہلک زخم" لگا۔ لفظ "determined" کا مطلب "زخم" ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ اس کے ایک سر کو گویا موت کی چوٹ لگی ہوئی تھی، اور اس کا مہلک زخم شفا پا گیا، اور ساری دنیا درندے کے پیچھے حیران ہو کر چلنے لگی۔ مکاشفہ 13:3

ملرائٹس کا نبوتی ڈھانچہ بت پرستی اور اس کے بعد پاپائیت کی دو ویران گر طاقتوں پر مبنی تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ دونوں طاقتیں مقدس مقام اور لشکر کو پامال کریں گی، جیسا کہ دانی ایل باب آٹھ، آیت تیرہ کی "chazon" رؤیا میں دکھایا گیا ہے۔

پھر میں نے ایک قدوس کو کلام کرتے سنا، اور ایک دوسرے قدوس نے اُس خاص قدوس سے جو کلام کر رہا تھا کہا، روزانہ قربانی، اور ویرانی پھیلانے والی خطا کے بارے میں یہ رؤیا کب تک رہے گی، کہ مقدس اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ دانی ایل 8:13

پاپائی ویران کن طاقت نے بارہ سو ساٹھ سال تک مقدس مقام اور لشکر کو پامال کرنا تھا۔

لیکن بیکل کے باہر کا صحن چھوڑ دے اور اسے نہ ناپ، کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے؛ اور وہ پاک شہر کو بیالیس مہینے تک پامال کریں گے۔ اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا، اور وہ ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک ٹاٹ پہنے ہوئے نبوت کریں گے۔ مکاشفہ 11:2، 3

1798 میں پہلے قہر کے اختتام پر، نبوت نے طے کیا تھا کہ پاپائیت کو "زخمی" کیا جائے۔ دانیال باب نو میں، اس فیصلے کی نمائندگی آخری دو آیات میں کی گئی ہے، اور ان آیات میں جو لفظ دو مرتبہ "determined" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے، وہ "chazon" رؤیا سے وابستہ ہے، جبکہ آیت چوبیس میں "determined" کے طور پر ترجمہ ہونے والا لفظ ایک مختلف عبرانی لفظ ہے اور "mareh" رؤیا سے وابستہ ہے۔ دانیال، جو آخری ایام کے خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے، ان دو رویاؤں کے باہمی تعلق کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، جنہیں جبرائیل نے اسے ذہنی طور پر الگ رکھنے کو کہا تھا۔

ہم اس موضوع کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

”خدا ہمیں کوئی نیا پیغام نہیں دے رہا۔ ہمیں اُس پیغام کی منادی کرنی ہے جس نے 1843 اور 1844 میں ہمیں دوسری کلیسیاؤں سے نکال لیا تھا۔“ 19 Review and Herald، جنوری، 1905۔